فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ　　　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　　　REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
یوم شنبہ
فی پرچہ دس پیسے
۲۵ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ
ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۴ نبوت ۱۳۴۱ ہش | ۲۴ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۳ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں جس کے زیر اثر انسان ایک نئی زندگی حاصل کرے

جو گناہ سے بچکر ایک نئی زندگی حاصل کر لے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے

"مَیں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانہ میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے۔ اور یہ فطرت اس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے [redacted] نورانی ہو جاتا ہے۔

غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی۔ اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں۔ خدا کا خوف اٹھ جاتا ہے۔ اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس کو ستایا جاتا اور دکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا۔ کوئی گالی نہیں جو ہم کو نہیں دی گئی۔ کوئی صورت ایذا رسانی کی نہیں جو ہمارے لئے نہیں نکالی گئی۔ مگر ہم ان ساری بدزبانیوں کو سنتے ہیں اور ان ساری تکلیفوں کے برداشت کرنے کو ہر وقت آمادہ ہیں۔ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے بناوٹ سے نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ سنیں۔ کیونکہ جس مسند پر ہمیں بٹھایا گیا ہے۔ اس پر بیٹھنے والوں کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۱ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آجکل آپ آرام فرما رہے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

ربوہ ۲۳ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی عام طبیعت تو بہتر ہے لیکن کمزوری تا حال بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے محترمہ سیدہ موصوفہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی چھ سال قبل کی ایک پیشگوئی کی روشنی میں "بھارت اور چین کا سرحدی تنازعہ" کے زیر عنوان ایک نہایت خوبصورت دو ورقہ ٹریکٹ چھپوایا ہے جو مجالس کو تقسیم کرنے کے لئے مفت دیا جائے گا۔ مجالس انصار اللہ کے زعماء سے گزارش ہے کہ وہ فوری طور پر مرکز کو اطلاع دیں کہ انہیں غیر از جماعت احباب میں تقسیم کرنے کے لئے اس ٹریکٹ کی کتنی تعداد میں ضرورت ہوگی۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی۔اے، ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ نومبر ۶۲ء

ایمان و اخلاق کا زوال ایک عالمگیر روحانی انقلاب چاہتا ہے

کل ہم نے اس ضمن میں کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے اتحاد کی کیا صورت ہو سکتی ہے اس بات کو واضح کیا تھا کہ سب سے بڑا غاصب اتحاد سیاست ہے۔ شروع ہی سے یہ غلطی چلی آئی ہے کہ سیاست کو اسلام پر حاوی خیال کیا جاتا رہا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ اسلام سیاست پر حاوی ہونا چاہیئے۔ ہم نے اس حقیقت کو تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے واضح کیا تھا اور بتایا تھا کہ شروع ہی سے سیاست اسلام میں دخیل کر دی گئی جس نے اسلام کو سخت زخمی کر دیا ہے اور مرض بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھ گیا ہے کہ اب بعض موجودہ خود ساختہ مصلحین نے یہاں تک کہنا شروع کر دیا ہے کہ اسلامی پارٹی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔

ہفت روزہ "المنبر" لائلپور نے اپنی اشاعت $\frac{11}{62}$/۱۷ میں "پاکستان کا واحد مسئلہ" "ایمان و اخلاق کا زوال" کے دوہرے عنوان کے ماتحت ایک فاضلانہ مضمون پہلے صفحہ پر شائع کیا ہے جس میں عقلمندی سے کام لیا گیا ہے اور مسلمانوں کے موجود مرض کی ایک قابل قدر تشخیص پیش کی ہے اور اسکے علاج کی طرف مفید اشارے کئے ہیں۔ اس مضمون کا ایک طویل اقتباس یہاں درج کرنا خالی از فائدہ نہیں ہوگا بعض خرابیوں کا ذکر کر کے معاصر رقمطراز ہے

"مذہب کے علمبرداروں کی زبوں حالی بھی اس نہج پر ترقی پذیر ہے، کفر سازی، تبرابازی گڑے مُردوں کو اکھاڑنے، ایک دوسرے کو بددیانت ثابت کرنے، مذہبی جلسوں میں فتنہ و فساد پھیلانے مسلمان فرقوں کو لڑانے کے لئے فصاحت و بلاغت کے جوہر دکھانے، مذہب کے نام پر اقتدار حاصل کرنے، مذہب کو دنیوی جاہ و ثروت کے حصول کا ذریعہ بنانے اور خلق خدا کو نفس مذہب سے بیزار کرنے کی کوششیں "مذہب کی خدمت" کے نام پر اس دھڑلے سے کی جا رہی ہیں کہ گویا ان سب کو آج ہی خدا کی جانب سے حکم ملا ہے کہ اس محاذ پر کٹ مرنے والوں کے لئے ہم نے اپنی جنت کے دروازے کھول دئے ہیں اور جو جتنی بدزبانی کرے گا جتنی فصیح گالیاں دے گا، جتنے جوش کا مظاہرہ کرے گا۔ جس قدر فتنہ و فساد برپا کرے گا اسی انداز سے اسے جنت میں اونچا مقام دیا جائے گا۔ (العیاذ باللہ)

معاشرت، معیشت، سیاست، ثقافت اور مذہب ہر پہلو پر یہ افراتفری اور تباہ کن طرز عمل ——— اور تمام قوانین و تعزیرات اور خدا اور اس کے رسولؐ کے نام پر اپیلوں کا بے اثر ہو جانا، اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ (بحیثیت قوم) ہمارے دل خدا کے خوف سے خالی ہو چکے ہیں، ہمارے اذہان خدائے ذوالجلال کے تصور سے تہی ہیں اور ہم ایمان و یقین کی دولت سے محروم کر دئے گئے ہیں۔

ایسی حالت میں دستور میں چند اسلامی دفعات ——— یہ دفعات شامل دستور ہونی چاہئیں ——— لیکن ان کے اضافے کو اصلاح احوال کا ذریعہ کہنا، جمہوریت کو حل المشکلات بتلانا، سخت قوانین کے نفاذ اصلاح احوال کے لئے موثر سمجھنا، اقتدار کی باگ ڈور ایک گروہ سے چھین کر دوسرے گروہ کے ہاتھ میں تھما دینے کو نسخہ شفا ثابت کرنا۔ یہ ٹامک ٹوئیاں اس حقیقت کی غماز ہیں کہ اس قوم کے مسیحا خود مریض ہیں اور وہ مرض اور علاج دونوں کو سمجھنے سے عاری ہیں۔

خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے، اس وقت مرض یہ نہیں کہ اقتدار کی باگ کس کے ہاتھ میں ہے اور کس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ مرض یہ بھی نہیں کہ دستور میں فلاں الفاظ ہیں اور فلاں نہیں ہیں۔ اگر مرض یہی ہوتا تو اس قوم کے علاج کے لئے قرآن کے تیس پارے تو موجود تھے ہی سنت مطہرہ کے دفاتر کو تو کسی بدبخت نے آج تک نگاہوں سے اوجھل نہیں کیا ——— اگر کوئی قوم قرآن کے ہوتے ہوئے غلط راستوں پر جا رہی ہے، قوانین کی سختی کے باوجود قانون شکنی میں آگے بڑھ رہی ہے تو اس کا مرض صرف یہ ہے کہ وہ اس عقیدے کو ایمان کا درجہ دے چکی ہے کہ سارا جھگڑا اسی زندگی کا ہے، یہاں قانون بنتا ہے تو اس کا توڑ مہیا کر لو، کامیابی تمہاری ہے ——— اس قوم کے مرض کا علاج سیاست بازی اور نعروں کو بلند کرنے سے نہیں ہوگا۔ اس کے لئے نسخہ شفا وہی ہے جسے خدا کے ہر نبی نے انسانوں کے بگاڑ کی اصلاح کے لئے استعمال کیا اور یہ نسخہ ہے ایک ایک فرد کو تجدید ایمان کی دعوت، خدا کی صفات کا موثر تعارف، آخرت کی اہمیت اور اس پر یقین کی دلنشیں تلقین اور عملاً ایک ایسا نمونہ مہیا کرنا جسے دیکھ کر اس بات کا یقین پیدا ہو جائے کہ واقعی خدا ہے اور آخرت آنے والی ہے ——— جب تک اس نسخہ شفا کو کامل یکسوئی کے ساتھ استعمال نہیں کیا جائے گا۔ مرض بڑھے گا جوں جوں دوا ہو گی۔"

("المنبر" لائلپور $\frac{11}{62}$/۱۷، صفحہ اول)

ہم معاصر کی ان باتوں میں لفظ بہ لفظ متفق ہیں۔ معاصر نے مسلمانوں کی موجودہ بیماری کا نہایت واضح تجزیہ ہی نہیں کیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس نے علاج کی طرف بھی نہایت مفید راہنمائی کی ہے۔ معاصر نے صاف صاف لفظوں میں بتا دیا ہے کہ اس وقت جو مرض مسلمانوں کو لگا ہوا ہے۔ اس کا علاج وہ نہیں ہے جو بعض سیاسی اور مذہبی طبیب اس کا کر رہے ہیں۔ چنانچہ معاصر کا یہ کہنا بالکل بجا اور درست ہے کہ اس مرض کا علاج نہ تو یہ ہے کہ کوئی خاص گروہ اقتدار حکومت پر قابض ہو جائے اور نہ یہ علاج صحیح ہے کہ دستور میں فلاں فلاں بات شامل کی جائے قانون ایسا یا ویسا ہونا چاہیئے۔ معاصر نے بتایا ہے کہ اصل مرض یہ ہے کہ مسلمانوں کے دل سے خدا کا خوف مفقود ہو گیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور معاد پر یقین نہیں رہا۔ ان کے اخلاق اس لئے بگڑ گئے ہیں کہ قرآن پر ان کا ایمان مخلصانہ نہیں رہا۔ ایسے مرض کا علاج معاصر نے نہایت ٹھیک بتایا ہے کہ

"اس کے لئے نسخہ شفا وہی ہے جسے خدا کے ہر نبی نے انسانوں کے بگاڑ کی اصلاح کے لئے استعمال کیا اور یہ نسخہ ہے ایک ایک فرد کو تجدید ایمان کی دعوت۔ خدا کی صفات کا موثر تعارف، آخرت کی اہمیت اور اس پر یقین کی دلنشیں تلقین اور عملاً ایک ایسا نمونہ مہیا کرنا جسے دیکھ کر اس بات کا یقین پیدا ہو جائے کہ واقعی خدا ہے اور آخرت آنے والی ہے ——— جب تک اس نسخہ شفا کو کامل یکسوئی کے ساتھ استعمال نہیں کیا جائے گا۔ مرض بڑھے گا جوں جوں دوا ہو گی۔"

(ایضاً)

یہاں تک تو معاصر نے ٹھیک ٹھیک راہنمائی کی ہے اور ہم معاصر کی داد دیتے ہیں کہ اس نے مرض کی تشخیص خوب کی ہے اور طبعاً علاج بھی صحیح بتایا ہے مگر ایک سوال جو بنیادی حیثیت رکھتا ہے باقی رہ جاتا ہے جس کا جواب افسوس ہے کہ معاصر نہیں دے سکا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ معاصر کی اس طرف توجہ ہی نہیں گئی۔ یہی اہم ترین سوال ہے۔ یہی بنیادی سوال ہے جو معاصر کی نظروں سے اوجھل رہ گیا ہے۔ اگر معاصر اس طرف بھی توجہ دیتا تو یقیناً اسکو اس سوال کا حل بھی نظر آ جاتا حالانکہ معاصر ہی نے اس کا ذکر ایک پیرائے میں کر دیا ہے مگر اس طرف معاصر کی توجہ نہیں جا سکی۔ معاصر نے کہا ہے کہ

"اس کے لئے نسخہ شفا وہی ہے جسے خدا کے ہر نبی نے انسانوں کے بگاڑ کی اصلاح کے لئے استعمال کیا۔"

اس عبارت سے وہ سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام وہ نسخہ شفا کہاں سے حاصل کرتے رہے ہیں اس نسخہ شفا کے پیچھے کون ہاتھ حقیقی طور پر کام کرتا رہا ہے۔ وہ نسخہ کہاں ہے اسکو کس طرح استعمال کیا جائے اور کون اسکو استعمال کرے؟

آئیے قرآن کریم میں تلاش کریں کہ یہ نسخہ شفا کونسا طبیب استعمال کراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف فرما دیا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و
انا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے یہ نسخہ شفا تجویز کیا ہے اور ہم ہی بذات خود اس کو استعمال کر کے شفا دیتے رہیں گے۔ اس لئے ہم معاصر کے فاضلانہ مضمون میں یہ امر مزید شامل کرتے ہیں کہ خود ساختہ مصلحین لاکھ ٹکریں ماریں سقراط زمانہ اور افلاطون عصر لاکھ تدابیر سوچیں لاکھ جتن کریں وہ ہرگز ہرگز یہ نسخہ شفا جو قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے استعمال نہیں کر سکتے۔

اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کا موجودہ مرض ایسے درجہ میں داخل ہو چکا ہے کہ جب معمولی طبیب خواہ ان کو نسخہ شفا معلوم بھی ہو استعمال کر کے شفا نہیں دے سکتے یہ مرض اب

ظہر الفساد فی البر والبحر

کے حد کو پہنچا ہوا ہے اور ایسے حالات میں صرف اللہ تعالیٰ کا اپنا ہاتھ ہی دنیا کو بچا سکتا ہے مسلمانوں کی اس وقت جو حالت ہے وہ اسی عالمگیر مرض کا ہی نتیجہ ہے۔ جس میں تمام دنیا اس وقت مبتلا ہے۔ دنیا کا تمام ماحول ہی ایسا ہو گیا ہے کہ جس میں کوئی دینی نظریہ پنپ نہیں سکتا۔ اس لئے جب تک ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا نہ ہو جو صرف اللہ تعالیٰ ہی برپا کر سکتا ہے دنیا بچ نہیں سکتی اور نہ

(باقی صفحہ پر)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا افتتاحی خطاب

خدام کو نہایت اہم اور قیمتی نصائح

مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے اکیسویں سالانہ اجتماع کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جو ایمان افروز تقریر فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

[redacted]

گزشتہ سال جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت میں نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح کیا تھا تو اُس وقت مَیں نے خدام کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کے متعلق بعض ہمدردانہ نصیحتیں کی تھیں۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے عزیزوں نے ان نصیحتوں سے فائدہ اٹھا کر آگے کی طرف قدم بڑھایا ہوگا۔ مومن کی یہی شان ہے کہ اس کا ہر قدم آگے کی طرف اٹھتا ہے۔ بے شک بعض اوقات مومنوں پر خدائی مشیت کے ماتحت قبض کی حالت بھی آجاتی ہے جبکہ وقتی طور پر ان کی ترقی رُکی ہوئی یا پیچھے پڑی ہوئی نظر آتی ہے مگر یہ روک مستقل نوعیت کی نہیں ہوتی بلکہ ایسی ہوتی ہے جیسی کہ نہروں کے بنانے والے قابل انجینئر کسی کسی جگہ پر نہروں میں ایک ٹھوکر اور روک کھڑی کر دیتے ہیں تاکہ اس روک کے ساتھ نہر کا پانی ٹکرا کر جب آگے نکلے تو زیادہ تیزی اور زیادہ زور کے ساتھ بہنا شروع ہو جائے۔ اسی طرح جب الٰہی تنظیموں کی ترقی میں کوئی عارضی روک پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد بھی یہی ہوتا ہے اور یہی ہونا چاہیئے کہ مومنوں کا قدم زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

گزشتہ کا جائزہ اور آئندہ کا پروگرام

خدام کا یہ سالانہ اجتماع بھی زیادہ تر اسی غرض سے ہوتا ہے کہ ایک طرف گزشتہ سال کے حالات کا جائزہ لیا جائے اور اگر کوئی نقص پیدا ہو گیا ہو تو اس کی اصلاح کی جائے اور دوسری طرف آئندہ کا پروگرام ایسے رنگ میں تجویز کیا جائے جو زیادہ سے زیادہ ترقی اور اصلاح کا موجب ہو۔ اور خدام کو اپنے ہر اجتماع میں یہی دو بنیادی غرضیں مدنظر رکھنی چاہئیں۔ اوّل گذشتہ کا جائزہ لینا اور دوسرے آئندہ کے متعلق ترقی پذیر پروگرام مرتب کرنا۔ اگر پوری چوکسی اور دور بینی کے طریق پر یہ دو پہلو مدنظر رکھے جائیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ کا کام سال بسال بلکہ ماہ بماہ بلکہ یوم بیوم ترقی کی طرف اٹھتا چلا جائے گا۔

جمالی سلسلوں کی رفتارِ ترقی

خدام الاحمدیہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جمالی سلسلہ کی شاخ ہونے کی وجہ سے وہ ایک ایسی الٰہی جماعت کا حصہ ہیں جس کے متعلق قرآن فرماتا ہے کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ "یعنی وہ ایک بیج کی طرح ہوگی جو زمین سے نکلنے کے بعد پہلے ایک کونپل بنے گی اور پھر کچھ کمزور سی پتیاں نکالے گی۔ اور پھر کچھ نرم نرم شاخیں پیدا کرے گی اور پھر ایک مضبوط تنے پر کھڑی ہو کر چاروں طرف پھیلتی چلی جائیگی"۔ خدام الاحمدیہ پر زمین سے نکلنے اور پتیاں نکالنے اور شاخیں بنانے کا وقت تو خدا کے فضل سے گذر چکا۔ اب اسے اپنے پروگرام میں ایک مضبوط تنا پیدا کرنے اور اپنے پھیلاؤ کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جانے کی سکیم کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

نوجوانی کی عمر انسانی نشو و نما کا بہترین زمانہ ہے

گذشتہ سال کی افتتاحی تقریر میں مَیں نے خدام الاحمدیہ سے کہا تھا کہ وہ اپنی عمر کے ایسے دور میں ہیں جو نشو و نما کی طاقتوں کے لحاظ سے بہترین دور سمجھا جا سکتا ہے پس انہیں اپنے اس دور کی قدر کرنی چاہیئے اور اپنی ان طاقتوں کو بہترین صورت میں استعمال کر کے ترقی کے رستہ پر ڈالنا چاہیئے جو خالق فطرت نے ان کے اندر ودیعت کر رکھی ہیں۔

موٹر پاور اور بریک

مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ انسان کی ترقی کے لئے دو قسم کی طاقتیں ضروری ہیں۔ ایک آگے بڑھنے کی بے پناہ طاقت جسے انگریزی میں موٹر پاور کہتے ہیں اور دوسری غلط رستے پر پڑتے وقت رُک جانے کی طاقت ہے جسے انگریزی میں بریک کہتے ہیں۔ جو شخص ان دو طاقتوں میں سے کسی ایک سے محروم ہوگا وہ یا تو چلنے سے ہی انکار کر دے گا۔ اور کسی کھڈ میں گر کر یا کسی چٹان سے ٹکرا کر تباہ ہو جائیگا۔ قرآن مجید نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال نے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات نے ہمارے لئے ان دونوں طاقتوں کو بصورت احسن مہیا فرمادیا ہے پس جس وقت یہ حکم ہوتا ہے کہ چلو اور آگے بڑھو تو اس وقت جماعت کا یہ کام ہے کہ چلے اور آگے بڑھے اور جب یہ حکم ہوتا ہے کہ رُک جاؤ یا ایک طرف کو گھوم جاؤ تو اس وقت جماعت کا یہ کام ہوتا ہے کہ رُک جائے یا ایک طرف کو گھوم جائے۔ اس صورت میں اگر کوئی خادم صرف اندھی موٹر پاور پر اپنے کام کی بنیاد رکھتا چاہتا ہے تو وہ یقیناً ٹھوکر کھائے گا۔ اور اگر کوئی خادم اپنی طاقتوں کو بریک ہی لگائے رکھتا ہے تو وہ مفلوج ہو کر رہ جائے گا انسانی ترقی کا راز ان ہی دونوں طاقتوں کے صحت مندانہ توازن پر موقوف ہے اور تمام خدام کو یہ نکتہ ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے۔

درسگاہ سے نکلنے کے بعد بھی تعلیم جاری رہتی ہے

آپ لوگوں میں سے کافی تعداد ایسے نوجوانوں کی ہوگی جو ابھی سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔ انہیں اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے کہ تعلیم پانے کا زمانہ صرف درسگاہوں کی چار دیواری تک محدود ہے حق یہ ہے کہ درسگاہیں تو صرف علم کے دروازے تک پہنچاتی ہیں۔ اس کے آگے علم کا ایک بہت وسیع میدان ہے۔ ایسا وسیع جس کی کوئی حد و انتہا نہیں۔ اس میدان میں انسان سکول اور کالج سے فارغ ہونے کے بعد خود اپنی کوشش اور اپنی آنکھوں اور کانوں کو کھلا رکھنے کے ذریعہ علم حاصل کرتا ہے بلکہ درسگاہوں سے فارغ ہونے کے بعد بھی تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھو اور ضرور جاری رکھو کیونکہ یہی وہ علم ہے جو درسگاہوں میں حاصل ہونے والے علم سے بہت زیادہ وزن رکھتا ہے ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے علم کے آسمان پر پہنچا دیا مگر پھر بھی آپ کی یہی پکار رہی کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ "یعنی خدایا مجھے اور علم عطا کر۔ مجھے اور علم عطا کر"۔

دینی علوم کے تین بنیادی خزانے

دینی علوم کے حصول کے لئے آپ لوگوں کے واسطے تین نہایت قیمتی خزانے موجود ہیں۔ ایک قرآن مجید ہے جو خدا کا کلام ہے اور اس کے علوم میں اتنی وسعت ہے کہ قیامت تک کے لئے اور دنیا کی ساری قوموں کے لئے وہ تمام ضروری علوم کا خزانہ اور سرچشمہ قرار دیا گیا ہے۔ پس اسے سیکھو اور اس کے ساتھ محبت پیدا کرو۔ ایسی محبت جس کی نظیر نہ ہو۔ پھر حدیث جو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اقوال کا مجموعہ ہے اور وہ بھی بیش بہا علوم پر مشتمل ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح مکہ کے صحرا میں پیدا ہونے والے ایک اُمّی نے علوم کے دریا بہا دیئے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات ہیں جو ایک عمدہ انگبین کے ڈونگرے کی طرح علم کے شہد سے بھرپور ہیں اور ان میں اس زمانے کی بیماریوں کا مکمل علاج ودیعت کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتب اور خطبات ہیں جنہیں پڑھ کر غیر متعصب دشمن بھی عش عش کر اٹھتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں علم تو ایسی چیز ہے کہ جہاں بھی کوئی حکمت اور دانائی کی بات ملے اور اس میں کوئی دھوکہ یا ملمع سازی کا پہلو پوشیدہ نہ ہو تو اسے بھی شوق کے ساتھ قبول کرنا چاہیئے ہمارے آقا حضرت سرور کائنات (فداہ نفسی) کا کتنا پیارا قول ہے کہ کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ اَخَذَھَا حَیْثُ وَجَدَھَا۔ "یعنی حکمت اور دانائی کی بات مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ اسے چاہیئے کہ جہاں بھی ایسی بات پائے اسے لے لے"۔

دینی کتب کے امتحان کا وسیع انتظام ہونا چاہیئے

اس تعلق میں مَیں صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو بھی یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو وہ پاکستان کے ہر ضلع میں خدام الاحمدیہ کے انتظام کے ماتحت دینی کتب کا سالانہ یا ششماہی امتحان لیا کریں۔ جس میں قرآن مجید اور حدیث اور کتب سلسلہ میں سے مناسب

نصاب مقرر کیا جائے اور ملک کے مختلف حصوں میں سوالات کے پرچے بھجوا کر امتحان کا انتظام کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ سوائے کسی جائز عذر کے کوئی خادم اس امتحان سے باہر نہ رہے تاکہ خدام کے علم میں بھی ترقی ہو اور یہ علم خدا کے فضل سے ان کے عمل میں بھی اصلاح اور ترقی کا باعث بن جائے۔ اور ترغیب و تحریص کی غرض سے اس امتحان میں اوّل اور دوم اور سوم آنے والوں کے لئے مناسب انعامات مقرر کئے جائیں جو سالانہ اجتماع کے وقت دئے جائیں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ سرسری طور پر نہیں بلکہ اگر اچھی طرح سوچے سمجھے پروگرام کے ماتحت ایسے امتحانوں اور ان کے نصابوں کا انتظام کیا جائے تو نہ صرف نوجوانوں میں علم کا شوق ترقی کریگا بلکہ ان کی قوتِ عملیہ میں بھی خدا کے فضل سے بہت اضافہ ہوگا اور ضمنی طور پر عربی سیکھنے کی طرف بھی کسی قدر توجہ پیدا ہوگی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق کے مطابق تمام زبانوں کی ماں ہے اور اسی لئے قرآن مجید کو جو ساری دنیا اور ساری قوموں کے لئے آیا ہے عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔

تربیتی اجتماعوں کی اہمیّت

مجھے یہ خوشی ہے کہ اس سال ملک کے مختلف مقامات میں خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام نہایت کامیاب تربیتی اجتماعات ہوئے ہیں جن میں خدام نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا ہے اور خدا کے فضل سے انصار بھی اس خدمت میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ جیسا کہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے یہ تربیتی اجتماع کئی لحاظ سے بہت مفید اور کامیاب ہوئے ہیں۔ یعنی اوّل تو ان کے ذریعہ نوجوانوں میں تنظیم اور اخلاص اور سلسلہ کے ساتھ محبت کی روح نے ترقی کی۔ دوسرے شرکت کرنیوالے خدام کے معلومات میں قابلِ قدر اضافہ ہوا اور تیسرے جو غیر از جماعت اصحاب ایسے اجتماعوں میں شریک ہوئے انہوں نے بھی خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر لیا۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کوشش کرنی چاہیئے کہ اس قسم کے اجتماع ہر ضلع میں منعقد ہوا کریں اور ان میں علماء کی تقریروں کے علاوہ خود سمجھدار خدام کی بھی تقریریں ہوں اور کچھ تلاوت اور دلپذیر نظموں اور دوسرے دلچسپ کاموں کو بھی پروگرام میں شامل کیا جایا کرے قوالی تو ہرگز پسندیدہ چیز نہیں اور اس سے ہمارے عزیزوں کو اجتناب کرنا چاہیئے لیکن خالقِ فطرت نے اچھی آواز میں ایک خاص اثر رکھا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے قرآن مجید کی تلاوت یا کچھ اشعار سنے تو اس کی دلکش آواز سے خوش ہو کر فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے۔ یہ آپ نے اس لئے فرمایا کیونکہ روایتوں میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام خوبصورت آواز کے بہت ماہر اور بہت شوقین تھے۔ مگر ضروری ہے کہ ہر بچہ یا ہر نوجوان جس سے کسی اجتماع میں تلاوت یا نظم خوانی کروانی ہو اس سے کوئی سمجھدار انسان علیحدہ بیٹھ کر اجتماع سے قبل تلاوت اور نظم خوانی سن لے اور اگر کوئی غلطی ہو تو اسکی اصلاح کر دے تاکہ جلسہ میں بے لطفی نہ پیدا ہو اور ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت بھی ہوتی جائے۔

تقریر اور تحریر کے مقابلے

تقریر اور تحریر کے مقابلے تو خدام الاحمدیہ کے اجتماعوں میں ہوتے ہی ہیں ان پر آئندہ خصوصیت سے زیادہ زور دینا چاہیئے۔ تاکہ خدا چاہے تو ہمارے ہر بچہ کا حجاب دور ہو جائے اور اسے تقریر اور تحریر میں ایسی مشق پیدا ہو جائے جس کے نتیجہ میں انسان دوسروں کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا "یعنی بعض بیان ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں جادو کی تاثیر ہوتی ہے" یہی جادو ہر خادم کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ بیشک مختلف انسانوں میں فطرت کی طاقتوں کے لحاظ سے طبعاً فرق ہوتا ہے مگر خدام الاحمدیہ کی طرف سے کوشش ہونی چاہیئے کہ جن نوجوانوں میں زبان اور قلم کا جوہر موجود ہو ان میں مسلسل مشق کے ذریعہ ایک غیر معمولی کشش اور جلاء پیدا کر دیا جائے۔ مَیں نے گذشتہ سال بیان کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب صحابی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی میں یہ دونوں جوہر بدرجہ اتم موجود تھے۔ ان کی تقریر بھی سحر تھی اور ان کی تحریر بھی سحر تھی۔ اور انسان ان کی تحریر پڑھ کر اور تقریر سن کر یوں محسوس کرتا تھا کہ اس کے اندر کسی غیبی بیٹری کے ذریعہ بجلی بھری جا رہی ہے۔ اکثر اوقات ان کی تلاوت سن کر رستہ میں گذرتے ہوئے کئی غیر مسلم بھی رک کر سننے لگ جاتے تھے۔ یہی ملکہ خدا کے فضل سے ہمارے خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دیکر پھر جماعت کو یہ موقع عطا فرمائے کہ وہ آپ کی مسحور کرنے والی تقریریں سن سکیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

فیشن پرستی کی وباء سے خدام الاحمدیہ کو بچنا چاہیئے

گذشتہ ایام میں مَیں نے الفضل میں فیشن پرستی کی بڑھتی ہوئی وباء کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا۔ میں خدام الاحمدیہ کو بھی اس اجتماع کے موقعہ پر اس اصلاح کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں میں مانتا ہوں کہ جائز حد تک زینت کا خیال ایک فطری تقاضا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کپڑوں اور بدن کی صفائی پر بہت زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ ارشاد فرمایا ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد صاف کپڑے پہن کر مسجد میں آؤ۔ اور اگر توفیق ہو تو خوشبو بھی لگاؤ۔ پس مناسب حد تک زینت نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری بھی ہے۔ اور جائز زینت اسلامی تعلیم کا حصہ ہے۔ لیکن دوسری قوموں کی اندھی نقل میں فیشن پرستی کا طریق اختیار کرنا اور جسمانی زیب و زینت کو گویا زندگی کا مقصد بنا لینا اور اس میں انہماک پیدا کرنا ایک بہت ہی مکروہ فعل اور غلامانہ ذہنیت کا مظہر ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو فیشن پرستی کے طریق سے بالکل بچ کر رہنا چاہیئے۔ وہ کوئی کام نقالی کے طریق پر ہرگز نہ کریں اور اپنے لباس اور جسم کی زینت میں ایسا انہماک نہ دکھائیں جس سے یہ شبہ ہو کہ وہ دوسری قوموں کی اندھی تقلید کر رہے ہیں۔ اور گویا یہی زیب و زینت ان کی زندگی کا مقصد ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا ہے کہ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ "یعنی جو شخص کسی دوسری قوم کی کورانہ تقلید کرتا ہے وہ انہی میں سے سمجھا جائے گا"

ٹیڈی اِزم کی لعنت

آجکل کالج کے لڑکوں اور لڑکیوں میں ایک گندی مرض چل نکلی ہے جسے ٹیڈی اِزم کہتے ہیں۔ یعنی تنگ قمیص استعمال کرنا اور ایسی تنگ پتلون پہننا کہ گویا وہ سولہ بور کی بندوق کی دو پتلی نالیاں ہیں۔ یہ سب نقالی کے بد ترین طریق ہیں اور اس ماحول میں پڑ کر انسان طبعاً بُری صحبت اور بُری عادتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور احمدی بچوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

سادہ زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قول مجھے کبھی نہیں بھولتا اور ہمیشہ کانوں میں گونجتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو وہ لوگ بہت پسند ہیں جو دنیا میں سادہ زندگی گذارتے ہیں۔ یعنی خوراک میں بھی سادگی اور عادات میں بھی سادگی۔ اور اگر غور کیا جائے تو درحقیقت سادگی کے بغیر اسلامی اخوت کی روح کا زندہ رکھنا بھی محال ہے۔ بھلا وہ دو مسلمان کس طرح آپس میں بھائی بھائی کے طور پر مل سکتے ہیں۔ جن میں سے ایک کا قدم تو فیشن پرستی کی وجہ سے آسمان پر ہو اور دوسرا زمین پر خاک میں لت پت ہو رہا ہو۔ بے شک مال اور دولت کا فرق ہوتا ہے اور شاید قیامت تک رہے گا مگر انسان سادہ زندگی کے ذریعہ اس فرق کے اخلاقی نقصانات سے بڑی حد تک بچ سکتا ہے۔ یہی سبق ہے جو اسلام نے نماز کے متعلق دیا ہے کہ خدا کے سامنے حاضر ہوتے ہوئے امیر و غریب کے فرق کے بغیر سب مل جل کر ایک صف میں کھڑے ہو جاؤ۔ جو پہلے آتا ہے وہ پہلے کھڑا ہو جائے اور جو بعد میں آتا ہے وہ بعد میں کھڑا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف صحابہ میں مال و دولت کے لحاظ سے کافی فرق تھا مگر اپنی سادہ زندگی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے ایسے تھے گویا وہ سگے بھائی ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک حبشی غلام تھے۔ سیاہ فام اور جاہلیت کے زمانہ میں مکہ کے مشرک سرداروں کی ایڑیوں کے نیچے مسلے جانے والے۔ مگر اسلام نے ان کو یہاں تک پہنچا دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ بلال رضی اللہ عنہ تو ہمارا سردار ہے۔ مال و دولت کا امتیاز صرف دولت کے کھونے سے نہیں مٹتا بلکہ اس اخوت کی روح سے مٹتا ہے۔

ورزش جسمانی

مَیں اس جگہ ورزشِ جسمانی کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انسان کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے جسمانی ورزش بڑی ضروری چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پچھتر سال کی عمر میں بھی دو دو تین تین میل پیدل چلا کرتے تھے اور خوب تیز چلتے تھے اور بعض اوقات مگدریاں بھی استعمال فرماتے تھے۔ اور رسول پاک صلعم کے صحابہ کی تیر اندازی اور شاہسواری تو زبان زد خلائق ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کو تیر اندازی کرتے دیکھا تو آپ خوش ہو کر ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا ارمیا آل اسمٰعیل فان اباکم کان رامیا۔ یعنی اے آل اسماعیل خوب تیر اندازی کرو۔ کیونکہ تمہارا باپ اسماعیل بڑا تیر انداز تھا۔" دراصل صحت مند روح کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہوتا ہے۔ پس ورزش جسمانی کے ذریعہ اپنی صحتوں کا خیال رکھو تاکہ تم جماعت اور ملک و ملت کی بہتر خدمت انجام دے سکو۔

فرسٹ ایڈ ٹریننگ

مجھے مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ کی رپورٹ

سے معلوم کر کے بہت خوشی ہوتی کہ انھوں نے ربوہ میں میری مشاورت والی تقریر سے متاثر ہو کر فرسٹ ایڈ ٹریننگ کی کلاس کا انتظام کیا ہے میں نے انھیں نصیحت کی ہے کہ اس کلاس کو جاری رکھیں اور جب ایک گروپ کی ٹریننگ ختم ہو جائے تو دوسرا گروپ تیار کر لیں تاکہ باری باری ربوہ کے سارے نوجوان فرسٹ ایڈ کی تربیت حاصل کر لیں یہ ایک ضروری ٹریننگ ہے جس کی وجہ سے انسان حادثات کے موقعہ پر لوگوں کی بڑی خدمت بجا لا سکتا ہے پس بیرونی مقامات میں بھی جہاں ایسی ٹریننگ کا انتظام ہو سکے وہاں اس انتظام کی کوشش کرنی چاہیئے یقیناً خدمت خلق کا یہ ایک بہت مفید پہلو ہے

خدمت خلق

خدمت خلق کے متعلق میں اپنی گزشتہ سال کی تقریر میں کافی بیان کر چکا ہوں یہ خدام الاحمدیہ کا ایک بہت مفید شعبہ ہے اس کی طرف جتنی بھی توجہ کی جائے کم ہے۔ آگ کے حادثات اور سیلاب کے حادثات اور زلزلہ کے حادثات اور بیماریوں وغیرہ میں مخلوق خدا کی مدد کو پہنچنا بڑے ثواب کا کام ہے اور مجھے خوشی ہے کہ خدام الاحمدیہ اس معاملہ میں بڑی خوشی سے حصہ لیتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہٖ

"یعنی جو شخص کسی کام میں اپنے
بھائی کی مدد کرتا ہے تو خدا
اس کی مدد میں لگ جاتا ہے"

پس یہ صرف مفت کا ثواب ہی نہیں بلکہ نصرت الٰہی کے جذب کرنے کا عمدہ ذریعہ بھی ہے اور پھر اگر سوچا جائے تو یہ ہماری خاموش تبلیغ کا بھی ایک کامیاب ذریعہ ہے کیونکہ جب غیر احمدی اصحاب یہ دیکھتے ہیں کہ حادثات کے موقعہ پر احمدی نوجوان کسی اجرت وغیرہ کے بغیر ان کے پاس پہنچ جاتے ہیں تو طبعاً وہ اس بے لوث خدمت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ خدمت خلق کہ خدمت خلق کے مواقع احمدی یا غیر احمدی مسلمان یا غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ سب خدا کے بندے ہیں اور انسان ہونے کے لحاظ سے ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں

وقف زندگی کی تحریک

میں اپنے عزیز نوجوانوں کو وقف زندگی کی تحریک کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں جن نوجوانوں کو خدا توفیق دے انھیں دعا اور استخارہ اور والدین کی اجازت کے بعد دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرنی چاہیئے۔ زندگی وقف کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ خدائی فوج میں شامل ہو جانا اور اس سے زیادہ برکت والی چیز اور کونسی ہو سکتی ہے کہ انسان خدا کا نوکر بن جائے؟ خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کوششوں کے نتیجہ میں اس وقت اشتراکی ملکوں کو چھوڑ کر دنیا کے قریباً سارے ملکوں میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں لیکن لوگوں کی ضرورت کے مقابلہ پر یہ تبلیغی مراکز ابھی اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتے جتنی کہ آٹے میں نمک کی ہوتی ہے۔ پس جن نوجوانوں کو خدا توفیق دے وہ اپنے والدین کی اجازت سے دعا اور استخارہ کے بعد اپنی زندگیاں وقف کریں سلسلہ کو ملک کے اندر بھی وقف کرنے والوں کی ضرورت ہے دینی فائدہ کے علاوہ وقف کا ایک ظاہری فائدہ یہ بھی ہے کہ اس خدمت کے ذریعہ سے کئی غریب خاندانوں کے بچے باہر کے ملکوں میں جا کر سلسلہ میں نمایاں حیثیت حاصل کر چکے ہیں اور ہم حضرت عمرؓ کی طرح جائز طور پر کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہمارے سردار ہیں پس درحقیقت یہ ہم خرما و ہم ثواب والا کام ہے۔

اطفال الاحمدیہ خدام الاحمدیہ کی نرسری ہیں!

خدام الاحمدیہ کا ہی ایک حصہ اطفال الاحمدیہ کا نظام ہے یہ وہ چھوٹی عمر کے بچے ہیں جو خدام الاحمدیہ کے ذریعہ کام کی تربیت حاصل کرتے ہیں بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہیئے کہ یہ وہ نرسری ہے جس میں چھوٹے پودے کاشت کئے جاتے ہیں تاکہ جب وہ طاقت پکڑ لیں تو ان کو بڑے باغ میں مستقل جگہ پر منتقل کر دیا جائے پس اطفال الاحمدیہ کا کام خدام الاحمدیہ کے کام کی ایک اہم شاخ ہے اور اس کی طرف خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو خاص توجہ دینی چاہئے دراصل خدام الاحمدیہ کے لئے اطفال ایک نرسری کے طور پر ہیں اور انصار کے لئے خدام ایک نرسری کے طور پر ہیں جوں جوں اس نرسری کے پودے بڑے ہوتے جاتے ہیں وہ مستقل باغ کی طرف منتقل کر دیئے جاتے ہیں مگر یاد رکھو کہ باغ میں منتقل ہونے کے بعد عموماً وہی پود پوری طرح پنپتا ہے جس کی نرسری کی حالت میں اچھی اٹھان ہوئی ہو مجھے خوشی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ کی تربیت کے انتظام کی طرف توجہ دے رہی ہے مگر میں کہوں گا اور پھر کہوں گا کہ "نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز"

تبلیغ کا اہم فریضہ

اس وقت بد قسمتی سے جماعت احمدیہ کے متعلق ملک میں طرح طرح کی غلط فہمیاں اور بدظنیاں پھیلائی جا رہی ہیں نہ صرف یہ کہ ہمارے بعض عقائد کو غلط صورت دے کر پیش کیا جا رہا ہے بلکہ بعض ایسی باتیں بھی ہماری طرف منسوب کی جا رہی ہیں جو سرے سے ہمارے عقائد میں شامل ہی نہیں اور ان بدظنیوں اور غلط فہمیوں کے وسیع جال نے جماعت کے خلاف ایک خطرناک فتنہ پیدا کر رکھا ہے بے شک کئی شریف اور سمجھدار لوگ جماعت کے نظریات اور جماعت کی اسلامی خدمات کو قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر ملک کا کثیر حصہ ناواقفی کی وجہ سے بہکانے والوں کی فتنہ پردازی کا شکار ہو کر طرح طرح کے اعتراضات کر رہا ہے خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کا فرض ہے کہ پرامن طریق پر نصیحت اور محبت کے رنگ میں اپنے اپنے حلقہ میں ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اپنے دوستوں اور عزیزوں تک حق پہنچائیں قرآن فرماتا ہے

ادع الی سبیل ربک
بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

"یعنی اپنے خدا کے رستہ کی طرف دانائی اور نصیحت اور محبت کے طریق پر لوگوں کو بلاؤ"۔ پس خدام الاحمدیہ کو اس پرامن فریضہ کی طرف سے کبھی کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے تبلیغ ہی اس زمانے کا مبارک جہاد ہے!

خدام کی ذاتی روحانی اور اخلاقی اصلاح

بالآخر میں اپنے عزیز نوجوانوں کو ان کی ذاتی تربیت اور اخلاقی درستی کے متعلق بھی ایک فقرہ کہہ کر اپنے اس خطاب کو ختم کرتا ہوں جہاں تک میں نے قرآن مجید اور حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات کا مطالعہ کیا ہے انسان کی ذاتی نیکی اور ذاتی اخلاق کا خلاصہ تین باتوں میں آجاتا ہے اوّل یہ کہ اس کا اپنے خالق و مالک کے ساتھ ذاتی تعلق اور رابطہ پیدا ہو جائے اور وہ اپنے خدا کو سچ مچ پہچان لے اور اس کے ساتھ اس طرح لپٹا رہتا ہے اس غرض کے لئے نمازوں کی پابندی اور نمازوں میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعاؤں کی عادت پیدا کرنا کامیابی کی کلید ہے نماز اس طرح پڑھو کہ گویا تم خدا کے سامنے کھڑے ہو خدا تمہیں دیکھ رہا ہے اور تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اس سے دعا اس رنگ میں کرو کہ گویا ہمیں جو کچھ ملنا ہے اسی دربار سے ملنا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کتنا پیارا قول ہے کہ "الدعاء مخ العبادۃ" یعنی دعا نماز کے اندر کا گودا ہے" جس طرح ایک ہڈی گودے کے بغیر غذا کے لحاظ سے ایک

کے بغیر چنداں حقیقت نہیں رکھتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس نظام کے ساتھ تم لوگ پروئے گئے ہو یعنی جماعت احمدیہ کا الٰہی نظام جو دنیا میں نیکی کو ترقی دینے اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے خدا کی طرف سے پیدا کیا گیا ہے اس کی اعانت اور مدد کے لئے ضرور اپنی حیثیت کے مطابق اپنی آمدنی میں سے یا اگر تم طالب علم ہو تو اپنے جیب خرچ میں سے چندہ دیتے رہو۔ جو شخص احمدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور پھر اسلام کی اعانت میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھاتا وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور خدا کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے کہ اپنے اندر سچ بولنے کی عادت اور اپنے اعمال میں دیانتداری کی روح پیدا کرو یہ دونوں اخلاق انسان کا بہترین زیور ہیں اور ایسا انسان خواہ امیر ہو یا غریب کمزور ہو یا طاقتور اس کی گردن کسی شخص کے سامنے اور کسی مجلس میں نیچی نہیں ہو سکتی پس ہمیشہ سچ بولو اور صداقت کو اپنا وطیرہ بناؤ اور ہمیشہ دیانتدار رہو اور کسی سے دھوکہ نہ کرو اور خیانت سے یوں بھاگو جیسے کہ ایک ہوشمند انسان زہریلے سانپ سے بھاگتا ہے بس یہی میری نصیحت ہے اور اسی پر میں اپنے اس خطاب کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

مسلمان فلاح پا سکتے ہیں اب مسلمانوں کے دلوں میں از سر نو خوف خدا اور فکر معاد کے جذبات ابھارنے کے لئے کوئی دنیوی سامان کام نہیں آ سکتا اور نہ کوئی دنیوی دانشمندی کچھ کر سکتی ہے اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہی سنت ہے کہ ایسے حالات میں وہ خود دخل دیتا ہے سو ہو نہیں سکتا کہ اس کو تو ان حالات کا علم نہ ہو اور معاصر کو علم ہو گیا ہو وہ بھی مرض کو جانتا ہے جو مسلمانوں کو لگی ہوئی ہے

الغرض "ایمان و اخلاق کا زوال" صرف پاکستان کا ہی واحد مسئلہ نہیں ہے بلکہ ساری دنیا کا واحد مسئلہ ہے یہ مرض عالمگیر ہے اس لئے اس کا علاج بھی عالمگیر ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک عالمگیر روحانی انقلاب برپا ہو اور ایسا انقلاب اللہ تعالیٰ ہی برپا کر سکتا ہے پہلے یہ ایمان پیدا کرو جس کی طرف قرآن کریم سطر سطر میں رہنمائی کرتا ہے۔ جب تک یہ ایمان پیدا نہ ہوگا ایمان و اخلاق کا زوال ختم نہ ہوگا اور نہ پاکستان کا واحد مسئلہ حل ہوگا!

اذکروا موتکم بالخیر

از محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی لاہور

عاجزہ کے والد محترم پیر محمد عبداللہ صاحب قریشی ہاشمی گولیکی مورخہ ۲؍اپریل ۱۹۶۲ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس موقعہ پر احمدی بھائیوں اور بہنوں نے کثرت کے ساتھ پیغامات تعزیت ہمیں بھجوائے ہیں اور ہمارے غمزدہ قلوب پر مرہم لگانے کی کوشش کی ہے میں ان کی تہ دل سے ممنون ہوں خدا تعالےٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین ثم آمین

عاجزہ کی رہائش بوجہ شادی پہلے قادیان میں تھی اور بعد میں لاہور میں ابھی بچہ ہی تھی کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئیں پھر میرے سب بھائی بہن یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے جن کا میرے اباجی کو انتہائی صدمہ اور قلق تھا لہٰذا طبعی طور پر انھیں مجھ سے بڑی محبت تھی۔

مجھے بوجہ گھر کی مصروفیات کے ان کے پاس گاؤں جا کر بہت کم خدمت کا موقع ملتا جس سے ان کا دل سیر نہ ہوتا۔ میرے خاندان کے باقی افراد اور گولیکی کے احباب ان کی بڑی محبت کے ساتھ ہمیشہ خدمت کرتے رہے خدا تعالےٰ انھیں جزائے خیر دے

میرے والد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا تھا وہ احمدیت کے نڈر اور جانباز سپاہی تھے بلکہ استقلال کی ایک چٹان تھے۔

۱۹۵۳ء کے فسادات میں مجھے فرمایا کہ ہونا تو وہی ہے جو خدا تعالےٰ نے ہماری تقدیر میں لکھ دیا ہے کہ ان اللہ معنا اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہے مجھے گھبراہٹ ۔ ۔ ۔ ۔ اس بات کی ہے کہ میں جن احباب سے دلی محبت رکھتا ہوں ان کی طرف سے مجھے کبھی ابتلاء اور بزدلی کی خبر موصول نہ ہو۔

میں اباجان کے حالات جمع کرانے کی کوشش کر رہی ہوں ان کے ہم عمر حضرات اور شاگردوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ مجھے مندرجہ ذیل ایڈریس پر ان کے حالات روانہ فرما کر ممنون فرما دیں۔ نیز مجھے اباجان کا فوٹو دستیاب نہیں ہو سکا صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ قادیان یا ربوہ میں غالباً صحابہ کرام کے ساتھ ان کا بھی گروپ فوٹو لیا گیا ہے اس کے متعلق بھی اگر کوئی بھائی بہن مجھے اطلاع دے سکیں تو یہ ان کی نوازش ہو گی۔

جب قادیان میرے پاس تشریف لاتے تو پانچوں نمازیں مسجد مبارک ہی میں ادا کرتے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے پر عجیب ہی خوشی محسوس کرتے، حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے درخواست دعا کرتے مجلس عرفان کا ایک ایک لفظ اور واقعہ یاد رکھنے کی کوشش کرتے اور مجھے آ کر سناتے، عاجزہ کو بھی بعض دفعہ درخواست دعا پیش کرنے کے لئے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا خدمت میں روانہ کرتے ایک دفعہ بیت الدعا کے ساتھ والے بڑے کمرہ میں حضرت ام المومنین نے درخواست دعا کا جوابی نوازش نامہ تحریر کروایا اس پر اپنے دست مبارک سے "ام محمود" رقم فرمایا حضرت اماجان بڑی محبت سے حال پوچھتیں اور دعا فرماتیں نماز کا وقت ہو جاتا تو حضرت مائی کاکو صاحبہ نیز خالہ سردار صاحبہ (یہ دونوں حضور حضرت اماجان کی خادمائیں تھیں) نچلی منزل سیڑھیوں کے ساتھ کے کمرہ میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے فرش بچھا دیتیں جس پر دیگر دار المسیح کی مستورات صاحبزادیاں خادمائیں مل کر مسجد مبارک کی جماعت کے ساتھ سربسجود ہوتیں اور باجماعت نماز ادا کرتیں بعض اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی تشریف نہ لاتے تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ یا حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے۔ ایک دفعہ میں نے گھبرا کر اباجی سے کہا کہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب تو بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں تو میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بچی! میں تو چاہتا ہوں کہ حضرت شاہ صاحب اس سے بھی زیادہ لمبی نماز پڑھایا کریں میری خواہش تو یہ ہوتی ہے کہ قادیان پہنچ کر میں ہر وقت اپنے خالق حقیقی کے آگے ہاتھ باندھ کر دعائیں مانگتا ہوں۔ گھر میں بھی آپ بڑی ہی لمبی نماز ادا فرماتے اور نماز میں ایک خاص لذت محسوس کرتے

میں جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالےٰ ہمیں بھی اس قسم کے اخلاص اور لذت والی نمازیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں اسلام یعنی احمدیت کا خادم بنائے آمین۔

الراقمہ عاجزہ امۃ الحفیظ بنت حضرت پیر محمد عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ گولیکی اہلیہ مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی وحدت کالونی 16/5 لاہور

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم عبدالسمیع طاہر کراچی میں شدید بیمار ہے

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۷۱۱	احباب جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائل پور بذریعہ مکرم عبدالرحمن صاحب	۵ روپے
۷۱۲	مکرم سید سردار حسین شاہ صاحب، دارالبرکات ربوہ	۱۰ "
۷۱۳	محترمہ رشیدہ بانو صاحبہ بیگم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ربوہ (زیورک)	۱۰ "
۷۱۴	محترمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ ملک خدا بخش صاحب ربوہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۵ "
۷۱۵	محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ قدرت اللہ صاحب ربوہ	۵ "
۷۱۶	احباب جماعت احمدیہ چک ۲۷۰ الف ضلع تھرپارکر سندھ بذریعہ صوفی غلام محمد صاحب	۸ "
۷۱۷	مکرم جناب چوہدری محمد حسین صاحب نصرت آباد سٹیٹ سندھ	۱۰ "
۷۱۸	محترمہ امۃ الحمید صاحبہ مسز محمود احمد خاں صاحب سلارام پارک لاہور	۱۰ "
۷۱۹	احباب جماعت احمدیہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بذریعہ مکرم سردار محمد صاحب (زیورکس)	۲۸۱ "
۷۲۰	مکرم چوہدری عطا اللہ صاحب ڈھاکے ضلع شیخوپورہ	۵ "
۷۲۱	محترمہ رفیعہ غزنوی دارالصدر ج ربوہ منجانب برادرم مرحوم عبدالحمید خاں صاحب مرحوم	۵ "
۷۲۲	احباب جماعت احمدیہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ بذریعہ مکرم عبدالستار صاحب	۲۰ "
۷۲۳	احباب جماعت احمدیہ مالو کے تتے ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم عطاء اللہ خاں صاحب	۱۰ "
۷۲۴	مکرم جناب محمد شریف صاحب کوٹھوالہ ضلع ملتان۔ (کسی دوست کی طرف سے)	۲۰ "
۷۲۵	مکرم سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا ربوہ	۵ "
۷۲۶	مکرم ماسٹر مبارک احمد صاحب مسکین ضلع شیخوپورہ	۵ "
۷۲۷	" مودود احمد خاں صاحب دارالصدر ربوہ	۵ "
۷۲۸	لجنہ اماء اللہ چک ۹۶ ضلع لائل پور بذریعہ چوہدری علی احمد صاحب	۲۵ "
۷۲۹	احباب جماعت احمدیہ جھنگ بذریعہ مکرم ماسٹر علی محمد صاحب	۲۵ "
۷۳۰	" " لائل پور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف صاحب	۲۶ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر ابنا روپیہ امانت تحریک جدید کے میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اعلان نکاح

میرے لڑکے برخوردار بشیر احمد کا نکاح ہمراہ صفیہ شہناز بنت مکرم قریشی حسن دین صاحب ربوہ مورخہ ۱۶؍نومبر ۱۹۶۲ء بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں محترم مولوی عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار مرزا محمد شفیع پرنپرائٹر نور پرنٹنگ ایجنسی چوک سنت نگر راوی روڈ)

احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار عبدالحمید ڈار کارکن نظارت علیا ریسرچ ربوہ۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی اہم خبریں

—— واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے اعلیٰ نمائندے چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور صدر کینیڈی کے درمیان کل اہم بات چیت ہوئی اس بات سے پہلے جو وائٹ ہاؤس میں ہوئی، امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔ اور ان سے بات چیت کی۔ کل واشنگٹن میں بھارت کے سفیر مسٹر بی کے نہرو نے صدر کینیڈی سے ملاقات کی تھی۔ اور انہیں پنڈت نہرو کا ایک خاص پیغام پہنچایا تھا۔ پاکستان میں امریکہ کے سفیر والٹر پیٹرک میکانگی نے راولپنڈی میں پاکستان کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور انہیں ڈین رسک کا پیغام پہنچایا۔ خیال ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے صدر کینیڈی اور امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک سے انہی پیغامات پر تبادلہ خیال کیا۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق پنڈت نہرو کا صدر کینیڈی اور امریکی وزیر خارجہ کا پاکستانی وزیر خارجہ کے نام پیغام تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کی امریکی تجویز سے متعلق ہے۔

—— واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ (ڈائرکٹ) صدر کینیڈی نے کیوبا کی بحری ناکہ بندی کے خاتمہ کا اعلان کر دیا ہے۔ کل رات انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ وزیر اعظم خروشچیف نے کیوبا سے روسی الیوشن جٹ بمبار طیارے ہٹانے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے روس نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ امریکہ کو ان طیاروں کے معائنہ کا حق ہوگا۔ وزیر اعظم کاسترو بھی جٹ بمبار ہٹانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ اس کے لاطینی امریکہ کے ملکوں کے لئے پیدا شدہ خطرہ بڑی حد تک ختم ہو گیا ہے اور بحری ناکہ بندی کل ختم کر دی جائیگی

—— اوٹاوہ۔ ۲۲ نومبر کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر ڈیفن بیکر نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ کینیڈا کی حکومت مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے تیار ہے۔ وزیر اعظم کینیڈا نے دونوں ملکوں کے درمیان جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کی تجویز پیش کی اور کہا کہ ہم دونوں ملکوں میں مصالحت کرانے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے تیار ہیں۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق آسٹریلیا کے وزیر خارجہ سر گیر فیلڈ باروک ۲۸ نومبر کو بھارت و پاکستان کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں وہ صدر ایوب اور پنڈت نہرو سے ملاقات کریں گے اور کشمیر کے معاملہ میں دونوں ملکوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کریں گے۔

—— پشاور ۲۲ نومبر۔ پشاور میں برطانوی اور امریکی مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع ہو گئی ہے۔ اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے گی۔ کمیٹی کے ارکان عوام سے درخواست کریں گے کہ وہ امریکی برطانوی مال بائیکاٹ کریں

کیونکہ ان ملکوں نے پاکستان کے مقابلہ میں بھارت کو بھاری فوجی امداد دی ہے۔

—— واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ صدر کینیڈی نے کہا ہے کہ چین کی جانب سے جنگ بندی کے فیصلہ پر بھارت کا رد عمل معلوم کرنے کے لئے امریکہ بھارتی حکومت سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہے۔ آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق بعید مسٹر ایوریل ہیری مین کی زیر قیادت امریکی افسروں کی ایک جماعت آج نئی دہلی روانہ ہو گئی۔ یہ جماعت اس امر کا جائزہ لے گی کہ بھارت کو شمالی سرحدی علاقوں میں چینی فوجوں کو روکنے کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہے۔

—— واشنگٹن ۲۲ نومبر صدر کینیڈی نے منگل کے روز اعلان کیا ہے کہ بھارت کو اشتراکی چین کے حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ کی طرف سے جو امداد دی جا رہی ہے۔ اس میں ہم پاکستان سے اپنے اتحاد سے آگاہ ہیں۔ صدر نے کل اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ خطرہ کے اس وقت بھارت کو امریکی امداد پاکستان سے اس ملک کی ذمہ داریوں کو متاثر یا ختم نہیں کرتی اور دونوں حکومتوں پر یہ واضح کیا جا چکا ہے صدر نے کہا کہ بھارت پر چین کا حملہ بھارت اور پاکستان دونوں کے لئے خطرہ ہے اور اس کا مقابلہ کرنے میں دونوں ملکوں کا فائدہ ہے۔ صدر نے مزید کہا کہ بھارت کو ہماری ساری امداد چینی اشتراکی تخریب کو ناکام بنانے کی خاطر فراہم کی جا رہی ہے

—— تہران ۲۲ نومبر۔ شاہ ایران کی سالگرہ پر ایرانی فوج کے بارہ سابق افسروں کی سزائیں معاف کر دی گئی ہیں۔ انہیں چند سال قبل حکومت کا تختہ اُلٹنے کی سازش یا کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھنے کے الزام میں سزائے موت یا عمر قید کی سزائیں دی گئی تھیں۔ کل ان افسروں کو رہا کر دیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ ان میں سے پانچ افسروں کو سزائے موت دی جانے والی تھی اور باقی عمر قید کی سزا بھگت رہے تھے

—— لندن ۲۲ نومبر۔ پنڈت نہرو نے برطانیہ سے مزید اسلحہ کے لئے درخواست کی ہے۔ چنانچہ حکومت برطانیہ نے چین سے مقابلہ کے لئے بھارت کی فوجی ضروریات کا اندازہ لگانے کی غرض سے اعلیٰ اختیارات کا ایک مشن بھارت روانہ کر دیا ہے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشن بھیجنے کا فیصلہ اگرچہ چین کے جنگ بندی اور اپنی فوجیں متنازعہ علاقہ سے ہٹانے کے اعلان سے قبل کیا گیا تھا لیکن موجودہ صورت حال میں بھی بھارت کو جنگ کا خطرہ ہے جس کے تحت بھارت کی فوجی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے یہ مشن نئی دہلی بھیجا جا رہا ہے برطانوی مشن کی قیادت امور دولت مشترکہ کے نائب وزیر مسٹر ڈنکن سینڈس کر رہے ہیں۔ مشن کے دیگر ارکان میں چیف آف امپیریل جنرل سٹاف سر رچرڈ ہل بھی شامل ہیں۔

—— لاہور ۲۲ نومبر۔ اگر کوئی خاص امر مانع نہ ہوا۔ تو صوبائی دارالحکومت میں موسم سرما کا معروف تزئین دن یکم دسمبر ہوگا۔ اس دن صدر مملکت لاہور آئیں گے۔ وہ یونیورسٹی سٹوڈنٹس لیڈرشپ کیمپ، یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے عہدیداروں کے اولین اجلاس اور نیشنل کالج آف آرٹس میں تصویروں کی نمائش کا افتتاح کریں گے۔ اسی روز اچھے گھوڑوں اور کتابوں کی بین الاقوامی نمائش بھی یہاں شروع ہو رہی ہے۔ صوبائی اسمبلی کے سرمائی اجلاس کا آغاز یکم دسمبر کو دس بجے ہوگا۔ اس وقت تک کئی اور تقریبات بھی متوقع ہیں۔

—— بمبئی۔ ۲۲ نومبر۔ مہاراشٹر کے وزیر تعمیرات و مواصلات مسٹر ایم۔ ایس۔ کنمواد مہاراشٹر کے نئے وزیر اعلیٰ ہوں گے۔ انہیں گذشتہ روز متفقہ طور پر کانگرس پارٹی کا قائد منتخب مقرر کیا گیا تھا۔ مسٹر کنمواد مسٹر وائی۔ بی۔ چوان کی جگہ وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالیں گے۔ مسٹر چوان بھارت کے وزیر دفاع مقرر ہوئے۔

لائلپور۔ ۲۲ نومبر۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے دھان اور گندم کی پیداوار میں نمایاں حیثیت حاصل کرنے والے کاشتکاروں کو انعامات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے صوبہ کی مختلف یونین کونسلوں کے لئے چار لاکھ روپے کی رقم مختص کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں ضلع وار رقم کی تخصیص یوں کی گئی ہے۔ لائلپور چھیاسی ہزار آٹھ سو۔ منٹگمری اسی ہزار۔ ملتان چھیاسی ہزار چار سو۔ رحیم یار خاں انتیس ہزار دو سو۔ لاڑکانہ انتیس ہزار چھ سو۔ تھرپارکر ستائیس ہزار۔ پیداوار کے مقابلہ کے سلسلہ میں گاؤں تحصیل اور ضلعی سطح پر ججوں کی متعدد کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔

—— تترکانہ صاحب ۲۲ نومبر۔ صوبائی وزیر قانون و اطلاعات شیخ خورشید احمد نے کہا ہے کہ مذہبی بحثوں اور مناظرہ بازی سے باہمی منافرت پھیلانے کا جو افسوسناک رجحان بڑھ رہا ہے اس سے امن عامہ کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا حکومت تمام حالات کا بغور جائزہ لے رہی ہے اور صورت حال سے پوری طرح باخبر ہے شیخ خورشید نے اخباری نمائندوں سے ایک ملاقات کے دوران علمائے کرام سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی جانب سے کوئی قدم اٹھانے سے قبل خود ہی مسلمانوں کی باہمی تکفیر سے باز آجائیں۔ اور دینی معاملات پر اظہار خیال کرتے وقت ایسے ایسے حملوں سے اجتناب کریں۔ جو اسلام کے عقیدت مندوں اور عام مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائیں انہوں نے کہا کہ علمائے کرام کا کام تو غیر مسلموں کو اسلام کی طرف مائل کرنا ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے فسادی سے مسلمانوں کو ہی کافر بنانا شروع کر دیں

—— لاہور ۲۲ نومبر۔ عالمی بنک کی بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن مغربی پاکستان کی بعض سڑکوں اور تعمیراتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے مالی سہولتیں بہم پہنچانے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ جو منصوبے ایسوسی ایشن کے زیر غور ہیں ان میں کراچی اور حیدرآباد لاہور و لائلپور اور ملتان کے درمیان سڑکوں کی تعمیر و توسیع کے منصوبے شامل ہیں۔

نور کاجل کے متعلق مفتی سلسلہ کی رائے

محترم مولانا ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ فرماتے ہیں

"نور کاجل بہت مفید پایا گیا ہے۔ لاہور کے کئی واقف کاروں نے میرے ذریعہ یہ کہکر منگوایا ہے کہ یہ بڑا اچھا سرمہ ہے"

نور کاجل بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ہے۔ آنکھوں کی خوبصورتی بھی ہے اور صحت بھی۔ فی شیشی سوا روپیہ علاوہ محصول ڈاک

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جس کی تعریف کی ضرورت ہی نہیں۔ پونے چودہ روپے

شیرز دل

عورتوں کی بے شمار تکالیف کی واحد دوا چار روپے

شہزین

مرض اٹھرا کی معتدل پڑیاں فی ڈبیہ تین روپے

تریاق اولاد گولیاں

سو فیصدی مجرب دوا - نو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

امریکہ نے پاکستان کے مفادات سے غداری کی ہے

قومی مفاد کی خاطر ہم دفاعی معاہدوں سے علیحدگی میں پس و پیش نہیں کرینگے (محمد علی بوگرہ)

راولپنڈی ۲۳ر نومبر۔ وزیر خارجہ مسٹر علی نے کہا ہے کہ بھارت کے پر فریب رویہ کی دنیا کی تاریخ میں مثال نہیں مل سکتی۔ اس نے بدترین قسم کی منافقت سے کام لیا ہے۔ جس کا ثبوت وہ خفیہ دفاعی معاہدہ ہے جو بھارت نے گیارہ سال قبل ۱۹۵۱ میں امریکہ کے ساتھ کیا۔ بھارت نے امریکہ سے خفیہ دفاعی معاہدہ کر کے ایشیا اور افریقہ کے غیر جانبدار ملکوں اور باقی دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکی ہے اور انہیں کھلا دھوکہ دیا ہے۔ وہ گزشتہ سولہ سال سے پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے اور اس نے اپنی فوجوں کا بڑا حصہ پاکستان کے خلاف متعین کر رکھا ہے۔ جسے وہ اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا ہے۔ یوں تو بھارت اہنسا کا پجاری بنا پھرتا ہے مگر اس کا عمل اور تمام کام تشدد کے ہیں

پاکستان بھارت کی چکنی چپڑی باتوں میں نہیں آسکتا اور نہ ہی اس کے عہد و پیمان پہ کسی صورت بھروسہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ماضی میں اس قسم کے بیشمار عہد و پیمان خاک میں ملا چکا ہے اور انتہائی قسم کے گھٹیا پن اور اخلاقی گراوٹ کا ثبوت دے چکا ہے۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ بھارت نے خفیہ دفاعی معاہدہ کر کے امریکہ نے پاکستان کے مفادات کو سنگین خطرہ لاحق کر دیا ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے ایک اتحادی کی طرف سے حقواری اور دغا بازی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر محمد علی نے بھارت کے لئے اینگلو امریکی فوجی امداد پہ پاکستان کے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مغربی ملکوں کے اس اقدام نے ہمارے لئے سنگین خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ اس بات کی کیا ضمانت ہو سکتی ہے کہ بھارت اپنی ملک گیری کی ہوس کو بجھانے کے لئے یہ اسلحہ پاکستان کے خلاف اور کشمیر میں استعمال نہیں کرے گا۔ وہ یقیناً ایسا کرے گا۔ اس سے قبل وہ گوا میں پرتگال کے خلاف امریکی اسلحہ استعمال کر چکا ہے جو معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) میں امریکہ کا ساتھی ہے اس کی مزید مثال فرانس اور اسرائیل کے عمل سے ملتی ہے۔ امریکہ نے کمیونزم کے خلاف اپنی دفاعی دیوار مضبوط بنانے کے لئے ان دونوں ملکوں کو اسلحہ مہیا کیا تھا۔ مگر انہوں نے یہ اسلحہ الجزائر اور عربوں کے خلاف استعمال کیا۔ یہ فوجی امداد کا ناجائز استعمال نہیں تو اور کیا ہے؟ بھارت بھی یقیناً اسی طرح پاکستان کے خلاف اپنے ناپاک عزائم کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا

وزیر خارجہ مسٹر محمد علی چین اور بھارت کے سرحدی جھگڑے اور بھارت کے لئے اینگلو امریکی بلاک کی بھاری فوجی امداد سے پیدا ہونے والی ہنگامی صورت حال پر قومی اسمبلی میں تین روزہ بحث کا آغاز کر رہے تھے آپ نے کہا کہ پاکستان کو یہ معلوم کر کے سخت دکھ ہوا ہے کہ بھارت اور امریکہ کے ۱۹۵۱ء کے معاہدہ کے تحت امریکہ، بھارت کو اس علاقے کے دفاع کے لئے اسلحہ بھیجے گا۔ جس کا وہ (بھارت) ایک حصہ ہے۔ اسی طرح

بھارت درحقیقت سیٹو کا ایک رکن بن گیا ہے وہ پاکستان سے تین سال پہلے ہی امریکہ کے ساتھ خفیہ فوجی معاہدہ کر چکا تھا۔ بھارت نے اس معاہدے کی پاکستان میں اکتوبر ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد اور پھر اسی سال ۱۹ نومبر کو تجدید کی۔ اس سے پاکستان کی سلامتی کو سنگین خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ امریکہ نے یہ معاہدہ کر کے اپنے ایک اتحادی کے مفادات کے ساتھ غداری کی ہے مسٹر محمد علی نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ نے جو پاکستان کے اتحادی ہیں پاکستان کو رسوا کرنے کی کوشش کی ہے وہ جارحیت پسند بھارت کو اسلحہ سپلائی کر کے اس کی جنگی قوت میں اضافہ کر رہے ہیں جو اسے بالآخر پاکستان کے خلاف استعمال کرے گا۔

وزیر خارجہ نے جب یہ کہا کہ بین الاقوامی تعلقات میں ملکوں کی دوستی اور دشمنی مستقل نہیں ہوتی تو ایوان کے دونوں بازوؤں میں پرجوش تالیاں بجائی گئیں۔ آپ نے کہا کہ مستقل چیز صرف قومی سلامتی مفاد اور بقا ہے۔ پاکستان تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کی پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔ جو دوست ہمارے ساتھ چلیں گے ہم ان کے دوست رہیں گے۔ لیکن جن دوستوں نے ہمیں رسوا یا نظر انداز کیا۔ ہم انہیں دوست سمجھنا چھوڑ دیں گے۔ مسٹر محمد علی نے چین کا خاص طور پر حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ چین کے ساتھ پاکستان کے تعلقات انتہائی دوستانہ ہیں اور ہماری سرحدی بات چیت اطمینان بخش طریقے سے جاری ہے اور اس سلسلہ میں بات کافی آگے بڑھ چکی ہے۔

محمد علی بوگرہ کو چین آنے کی دعوت

راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی کو وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کی طرف سے چین آنے کی دعوت موصول ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے یہ دعوت منظور کر لی گئی ہے اور مسٹر بوگرہ کے چین جانے کی تاریخ جلد مقرر کر دی جائے گی۔ چین کے سفیر مسٹر ٹنگ کی یو نے مسٹر محمد علی بوگرہ کو مسٹر چو این لائی کی دعوت کل شام پہنچائی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر بوگرہ کو اس سے پہلے بھی چین آنے کی دعوت ملی تھی۔

چین اور بھارت کی ہمالیائی سرحد پر جنگ بند ہو گئی

"چین فاتح کا کردار ادا کر رہا ہے مگر ہم ہار نہیں مانیں گے۔" (پنڈت نہرو)

لنڈن ۲۳ر نومبر۔ چین اور بھارت کی پوری ہمالیائی سرحد پر پرسوں رات نو بجے سے جنگ بند کر دی گئی ہے۔ کل (جمعرات) پیکنگ اور نئی دہلی سے اس کا اعلان کرتے ہوئے بتایا گیا کہ چین نے جنگ بندی کے اعلان میں بتائے گئے پروگرام کے عین مطابق جنگ بند کی ہے پنڈت نہرو نے کل بھارتی پارلیمنٹ میں بتایا کہ سرحد پر فائرنگ بند کر دی گئی ہے اور پرسوں رات بلکہ اس سے پہلے بھی کوئی فائرنگ نہیں ہوئی

پیکنگ ریڈیو نے جنگ بندی کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ چینی فوجیں یکم دسمبر ۶۲ء کے بعد میکموہن لائن کے پیچھے ان پوزیشنوں میں پلٹنا شروع ہو جائیں گی جہاں وہ ۷ نومبر ۵۹ء میں متعین تھیں۔ پیکنگ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پیپلز ڈیلی" نے بھی کل لکھا کہ جنگ بند کر دی گئی ہے۔ اخبار نے اس کا اعلان اپنے اداریہ میں کیا اور جنگ بندی کے متعلق اپنی حکومت کے فیصلہ پر روشنی ڈالی۔ یاد رہے کہ حکومت چین نے اپنے فیصلہ میں کہا تھا کہ چینی فوجیں بدھ کو آدھی رات کے بعد رضاکارانہ طور پر جنگ بند کر دیں گی۔

کل بھارتی پارلیمنٹ کے ارکان نے پنڈت نہرو سے چین کے جنگ بندی کے اعلان پر تبصرہ کرنے کو کہا۔ چنانچہ پنڈت نہرو نے کہا کہ جنگ بند کر دی گئی ہے اور شمال مشرق سرحدی ایجنسی (نیفا) میں مزید کوئی نقل و حرکت نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں چینی فوجیں فٹ ہلز کے نشیب میں نہیں ہیں بلکہ اس کے شمال میں جمع ہیں۔ پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ میں نے وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کو ۱۴ر نومبر کو ایک خط بھیجا جس میں اس رائے کا اظہار کیا کہ ۸ر ستمبر کے بعد کے واقعات نے پر امن بات چیت کے تمام امکانات کو بالکل ختم کر دیا ہے۔ ان واقعات کے بعد اس بات کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ چین اور بھارت کے اختلافات مہذب حکومتوں کے اصولوں کے مطابق طے ہو سکیں گے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ چین شمال مشرقی سرحدی ایجنسی میں فاتح کا کردار ادا کر رہا ہے، مگر بھارت کبھی ہار نہیں مانے گا خواہ اس کے نتائج کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر ہم پر دوبارہ حملہ کیا گیا تو ہم آخر وقت تک لڑیں گے اور اپنے دشمنوں کو اپنے علاقہ میں کبھی چین سے نہیں بیٹھنے دیں گے۔

درخواستِ دعا:- مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ محترمہ پھر تشویشناک طور پر بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے انکی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

"ڈویلپمنٹ ٹیکس۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ"

چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا "ڈویلپمنٹ ٹیکس پبلک پر ایک زائد بار نہ ہوگا؟" واضح کیا ہے کہ بعض مخصوص حالات کے پیشِ نظر ٹاؤن کمیٹی نے یکم جولائی ۶۲ء سے ہاؤس ٹیکس ختم کرنے کا فیصلہ کیا مگر ربوہ کو جلد از جلد ترقی یافتہ شہر کی شکل دینے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے جس کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ زیر تجویز ترقیاتی سکیموں کو بروئے کار لانے کے لئے نہایت مناسب شرح پر ڈویلپمنٹ ٹیکس عائد کیا جائے جس کے متعلق اخبار الفضل مجریہ ۱۱ر نومبر اور ۱۴ر نومبر ۶۲ء میں اعلان شائع ہو چکا ہے۔" چیئرمین صاحب نے مزید بتایا کہ "یہ ٹیکس فی الحال تین سال کے لئے تجویز کیا گیا ہے اور اس ذریعہ سے وصول ہونے والی رقم صرف اور صرف ترقیاتی سکیموں پر خرچ کی جائے گی۔" (نامہ نگار)

داخلہ ایس وی، جے وی کلاسز فار گرلز جھنگ ڈویژن

مندرجہ ذیل مشمولات کے ساتھ مجوزہ فارم میں مکمل درخواست بنام ڈسٹرکٹ انسپکٹرس آف سکولز جھنگ ۱۴/۱۲/۶۲ تک ارسال ہو۔

(۱) میٹرک یا مڈل کی مصدقہ نقل سند (۲) تصدیق نمبر حاصل کردہ (میٹرک یا مڈل) (۳) سرٹیفکیٹ چال چلن (۴) رجسٹر داخلہ خارج سے نقل کوائف (جس آخری سکول میں لڑکی پڑھتی رہی) (۵) رجسٹر داخل خارج نہ ہونے کی صورت میں اپنے تحصیلدار علاقہ سے اس کا رہائشی سرٹیفکیٹ حاصل کر کے اس پر ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ کی تصدیق ہو۔ (۶) اپنے علاقہ کے چیئرمین یونین کونسل سے سرٹیفکیٹ کہ امیدوار غیر شادی شدہ ہے۔ مجوزہ فارم کی نقل دفتر ہذا سے لیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴